Open Access
Al Khadim Research Journal
Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235
ISSN (PRINT): 2710-0227

ARJICC, Vol: 2, Issue: 2,
July to September 2021
DOI: 10.53575/arjicc.u17-v2.2(21)269-285
http://arjicc.com/index.php/arjicc

کروناوائرس کی وباءاور سماجی فلاح وبہبود کا تصور (شریعت اسلامیہ کی روشنی میں)

Concept of Social Welfare during COVID 19 (In The Light of Islamic Shariah)

Hafiz Zeeshan Tahir*
Rahat Ajmal**
Sobia Maryam***
Hafiza Farwa Iftikhar****

Abstract
Coronavirus has spread all over the world and negatively affected on all the segments including health, economy, religions, education and individuals. Holy Quran and Sunnah have given instructions regarding the welfare of poor, sick, orphans and needy. Freeing the slaves, feeding the hungry and clothing the naked and other commandments hold the power of welfare of the people. Under these circumstances developed countries like America, China, Saudi Arabia, international financial institutions like IMF (International Monetary Fund) and charity organizations have played a vital role in fighting against covid 19. These key players of the world provided the funds, ease loan repayments and donating vaccine doses for welfare of the human being. Government Pakistan has also worked for the betterment of the society in shape of giving grants to the poor, relaxation in taxation and provision subsidies in utility bills. Along with above mentioned stakeholders, non-governmental organizations like Edhi Foundation and whole nation helped deserving people through distribution of food, masks, hand sanitizers, personal protection equipment, and oxygen sylinders etc. Indeed, the concept of helping societies has taken birth due to this pandemic and this is the main reason behind nations are working together to fight this disease.
Keywords: Covid 19, Crisis, Islam, Welfare of Societies.

کروناوائرس کے اثرات اور مسائل

کروناوائرس ایک ایساموذی متعدی مرض ہے جس کی وجہ سے عالمی سطح پر رواں دواں زندگی تھم سے گئی ہے اور ہنوز اس کی تباہ کاریاں جاری ہیں۔انسانی صحت اور جان پر اس کے شدید اثرات کا اندازہ عالمی ادارہ صحت کے اعداد و شمار سے ہوتا ہے کہ:

"اب تک دنیا بھر میں اس وائرس سے متاثرہ افراد کی تعداد بارہ کروڑ پچیس لاکھ چوبیس ہزار چار سو چوبیس (122,524,424) اور کل اموات ستائیس لاکھ تین ہزار چھ سو بیس ہیں (2,703,620) ۔"[(1)]

یہ اعداد وشمار تو مجموعی طور پر کرونا وباء کی ہلاکت انگیزی کو بیان کر رہے ہیں مگر دنیا کی بعض بڑی معیشت اور آبادی والے ممالک میں اس کی

* PhD scholar, Minhaj University Lahore.
Email: zeeshantahir888@gmail.com
** PhD scholar, Punjab University Lahore.
Email: rahat.ajmal@lcwu.edu.pk
*** PhD scholar, Punjab University Lahore.
Email: qariasobia@gmail.com
**** Lecturer, Lahore College for Women University Lahore.
Email: hafizafarwa786@gmail.com

تباہ کاریاں اور بھی شدید ہیں جیسا کہ :

"امریکہ میں پانچ لاکھ بیالیس ہزار تین سوانسٹھ (542359)، برازیل میں دو لاکھ چرانوے ہزار بیالیس (294042)، میکسیکو میں ایک لاکھ اٹھانوے ہزار چھتیس (198036)، انڈیا میں ایک لاکھ انسٹھ ہزار نو سو ستاسٹھ (159967) لوگ موت کی نیند سو چکے ہیں اور یہ سلسلہ ابھی بھی رکنے کا نام نہیں لے رہا۔"(2)

اگر ملک پاکستان میں کروناوائرس کے خطرات کا جائزہ لیں تو معلوم ہوتا ہے کہ کروناوائرس کے باعث متاثرین اور اموات کا سلسلہ دن بہ دن بڑھتا جارہا ہے جیسا کہ حکومتی اعداد و شمار سے واضح ہے :

"کل متاثرین چھ لاکھ تیس ہزار چار سو اکہتر (630471)، اموات تیرہ ہزار آٹھ سو تیرسٹھ (13863)، انتہائی نگہداشت کے مریض دو ہزار چار سو تئیس (2423) ہیں جو کہ زندگی موت کی جنگ لڑ رہے ہیں اور موجودہ کیسسز کا تناسب دس فیصد کو چھونے والا ہے۔"(3)

اس وائرس کے منفی اثرات و نقصانات صرف انسانی جان اور صحت پر ہی ظاہر نہیں ہوئے بلکہ اس وباء نے عالمی معیشت و سیاست، نظام عبادات و سماجیات، تعلیم و تعلم اور انسانی تعمیر و ترقی سمیت انسانی زندگی سے جڑے ہر شعبہ کی بقاء و تسلسل کو خطرات سے دوچار کر رکھا ہے جس کے باعث عالمگیر مسائل بیروزگاری، بھوک، افلاس، صحت کی ناکافی سہولیات اور عدم تحفظ جان و مال نے جنم لیا ہے۔

''The Coronavirus disease (COVID-19) has impacted every segment of life like commercial establishment, education, economy, religion, transport, tourism, employment, entertainment, food security, sports, etc. The outbreak is a major destabilizing threat to the global economy.''(4)

"کروناوائرس کی وباء (کووڈ 19) زندگی کے ہر شعبہ کو متاثر کر چکی ہے جیسا کہ کمرشل اسٹبلیشمنٹ، تعلیم، معیشت، مذہب، نقل و حمل، سیاحت، روزگار، تفریحی صنعت، تحفظ غذا اور کھیل وغیرہ۔ کروناوائرس کا پھیلاؤ عالمی معیشت کو متاثر کرنے والا ایک بڑا محرک ہے۔"

ان حالات میں بین الاقوامی سطح پر سماجی فلاح و بہبود کے تصور نے جنم لیا ہے جس کے عملی مظاہر ہر روز دیکھ جارہے ہیں زیر نظر سطور میں کرونا وباء کے دوران سماجی فلاح و بہبود کے تصور کو شریعت اسلامیہ کی روشنی میں دلائل کے ساتھ ذکر کیا جارہا ہے تاکہ معاشرتی فلاح و بہبود کے تصور کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اجاگر کیا جاسکے۔

سماجی فلاح و بہبود کا مفہوم

سماجی فلاح و بہبود کے تصور کی وضاحت سے پہلے ان کلمات کے معانی کو بیان کیا جاتا ہے۔

سماج سنسکرت زبان کا کلمہ ہے جو کئی معانی کے لیے مستعمل ہے جیسا کہ انجمن، ساز و سامان، بزم طرب وغیرہ مگر معروف معنی گروہ، جماعت معاشرہ، سوسائٹی کا ہے جو کہ ہمارا مقصود ہے۔(5)

فلاح عربی زبان کا کلمہ ہے جو فلح سے ماخوذ ہے۔اس کا مادہ ف۔ل۔ح ہے جس کا معنی ہے کامیابی حاصل کرنا، راہ پانا، حاصل کرنا۔(6)

بہبود فارسی زبان کا کلمہ ہے جس کا معنی ہے بھلائی، بہتری، فائدہ اور افزونی۔(7)

لہذا موضوع ہذا کا مفہوم ہے کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق معاشرہ کی خدمت کرنا، مفلس ونادار، محتاج لوگوں کی بھوک، ننگ کو مٹانے، ان کی صحت، جان ومال کی حفاظت اور تعلیم وتربیت سمیت جملہ خیر خواہی کے امور کو سرانجام دینا۔ یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ معاشرتی فلاح وبہبود کا یہ تصور اپنے اندر وسعت کا اک جہاں رکھتا ہے۔اس میں انسانی خدمت وفلاح کا ہر پہلو اور اس سے جڑی ہر چیز کا خیال رکھنا شامل ہے۔

شریعت اسلامیہ میں سماجی فلاح وبہبود کا تصور

دین اسلام کا مخاطب ومحور ہی انسان ہے لہذا انسانی فلاح وبہبود کا تصور دین اسلام کی تعلیمات واحکامات میں مرکزی حیثیت کا حامل ہے جسے قرآن وسنت میں نہایت ہی وضاحت وصراحت کے ساتھ بتکرار بیان کیا گیا ہے تاکہ تصور فلاح انسانیت مؤمنین کے قلوب واذہان میں راسخ ہو جائے کہ یہی خدمت انسانیت رضائے الٰہی کے حصول کی ضمانت ہے۔

قرآن کریم میں سماجی فلاح وبہبود کا حکم اور فضیلت

قرآن کریم ایسی جامع اور روشن کتاب ہے جو انسانیت کی ہدایت وراہنمائی کے لیے مکمل نصاب کی حیثیت رکھتی ہے لہذا قرآن کریم نے معاشرہ کے محروم طبقات فقراء، مساکین، یتامیٰ، مسافر، معذور، بیمار، مقروض وغیرہ کی خدمت وترقی اور خبر گیری کا نہ صرف تاکیدی حکم دے رکھا ہے بلکہ اس کا اجر وثواب اور فضیلت بھی جابجا بیان کی ہے۔زیر نظر سطور میں سماجی بہبود پر قرآنی احکامات وتعلیمات کا جائزہ لیا جارہا ہے۔

حقوق اللہ اور سماجی بہبود کا باہم تعلق وناگزیریت

اسلام جہاں ایمانیات وعبادات کو نیکی تصور کرتا ہے وہیں مفلوک الحال فقراء، مساکین، یتامیٰ، مسافروں اور دیگر ضرورت مند لوگوں کی خدمت وفلاح کو بھی عظیم تر نیکی تصور کرتا ہے۔اس موضوع پر قرآن مجید یوں دلالت کرتا ہے:

''ليس البر أن تولوا وجوهكم قبل المشرق والمغرب ولكن البر من آمن بالله واليوم الآخر والملآئكة والكتاب والنبيين وآتى المال على حبه ذوي القربى واليتامى والمساكين وابن السبيل والسآئلين وفي الرقاب وأقام الصلاة وآتى الزكاة والموفون بعهدهم إذا عاهدوا والصابرين في البأساء والضراء وحين البأس أولئك الذين صدقوا وأولئك هم المتقون۔'' (8)

''نیکی صرف یہی نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیر لو بلکہ اصل نیکی تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور (اللہ کی) کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لائے، اور اللہ کی محبت میں (اپنا) مال قرابت داروں پر اور یتیموں پر اور محتاجوں پر اور مسافروں پر اور مانگنے والوں پر اور (غلاموں کی) گردنوں (کو آزاد کرانے) میں خرچ کرے، اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور جب کوئی

وعدہ کریں تو اپنا وعدہ پورا کرنے والے ہوں، اور سختی (تنگدستی) میں اور مصیبت (بیماری) میں اور جنگ کی شدت (جہاد) کے وقت صبر کرنے والے ہوں، یہی لوگ سچے ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں۔"

ذکر کردہ حکم ربانی میں اللہ رب العزت نے صرف مشرق و مغرب کی طرف منہ کرنے اور جملہ ایمانیات پر ایمان لانے کو ہی نیکی خیال کرنے کے تصور کو رد کرتے ہوئے معاشرتی فلاح و بہبود کے فریضہ کو سرانجام بھی عین اسلام و ایمان اور نیکی قرار دیا ہے۔

اس آیت میں جن ضرورت مند انسانی طبقات کا نام لے کر ان کی فلاح و بہبود کے لیے خرچ کرنے کا حکم دیا وہ یہ ہیں:

1۔ قریبی رشتہ داروں

2۔ یتامیٰ

3۔ مساکین

4۔ مسافر

5۔ سائلین

6۔ غلام آزاد کرانا

7۔ اقامت صلوۃ

8۔ ایتائے زکوۃ

9۔ ایفائے عہد

10۔ تنگ دستی و بیماری میں اور بوقت جہاد صبر

ذکر کردہ آیت میں نیکی کا جامع تصور دیا گیا ہے کہ جہاں حقوق اللہ کا ادا کرنا فرض اور نیکی ہے وہیں اس کے ساتھ حقوق العباد یعنی سماجی فلاح و بہبود کے لیے خرچ کرنا بھی نیکی ہے۔

اجتماعی امداد باہمی کا قرآنی حکم

قرآن کریم نے اپنے ماننے والوں کو ہر نیکی اور تقوی کے کام میں ایک دوسرے کی مدد و اعانت کا حکم دیا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

"وتعاونوا على البر والتقوى ولا تعاونوا على الإثم والعدوان واتقوا الله إن الله شديد العقاب ۔"[9]

"اور نیکی اور پرہیزگاری (کے کاموں) پر ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم (کے کاموں) پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ (نافرمانی کرنے والوں کو) سخت سزا دینے والا ہے۔"

گویا ہر نیکی اور تقوی کے کام میں باہمی تعاون کرنا اور ہر معصیت و دشمنی میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرنا یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا حکم ہے لہذا سماجی فلاح و بہبود کی غرض سے بھوک، ننگ، افلاس کو مٹانا اور مخلوق خدا کی خدمت کرنا یقیناً اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا باعث ہے۔

سماجی فلاح وبہبود میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کا حکم

قرآن کریم معاشرتی فلاح وبہبود کا حکم دیتا ہے اور ساتھ ہی سماجی فلاح وبہبود کرنے والوں کے لیے باہم مقابلہ فضا پیدا کرتے ہوئے سبقت لے جانے کا حکم دیتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے:

''فاستبقوا الخيرات'' (10)

''پس تم نیکیوں کی طرف پیش قدمی کیا کرو۔''

اس آیت کی تفسیر میں علامہ طبری نے نقل کیا کہ:

''قال ابن زيد في قوله:فاستبقوا الخيرات قال: الأعمال الصالحة. '' (11)

''ابن زید نے اس آیت کی تفسیر (پس تم نیکیوں کی طرف پیش قدمی کیا کرو۔) سے مراد نیک اعمال کو لیا ہے۔''

خیر کا کلمہ ہر قسم کی بھلائی، نیکی اور حسن سلوک کو محیط ہے۔ تفسیر القرآن بالقرآن سے دیکھیں تو سورۃ بقرہ میں جو نیکی کا جامع تصور دیا ہے اس میں سر فہرست سماجی فلاح وبہبود ہے لہذا رب العزت نے سماجی فلاح وبہبود کے کاموں میں بھی ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کا حکم دیا۔

عبادات کے کفارات میں سماجی بہبود

سماج میں موجود نادار، مفلس مسکین، فقیر، یتیم، غلام، بیواؤں، مسافروں اور مقروضوں وغیرہم کی معاشی خوشحالی اور آزادی کے لیے اسلام نے عبادات کے کفارات کے لیے جو احکامات دیئے ہیں ان میں فقراء ومساکین کو کھانا کھلانا، غلام آزاد کروانا، کپڑے پہنانا وغیرہ ہیں جیسا کہ روزے کے کفارہ کے باب میں ارشاد الٰہی ہے:

''والذين يظاهرون من نسائهم ثم يعودون لما قالوا فتحرير رقبةٍ من قبل أن يتماسا ذلكم توعظون به والله بما تعملون خبير- فمن لم يجد فصيام شهرين متتابعين من قبل أن يتماسا فمن لم يستطع فإطعام ستين مسكينا ذلك لتؤمنوا بالله ورسوله وتلك حدود الله وللكافرين عذاب أليم-'' (12)

''اور جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کر بیٹھیں پھر جو کہا ہے اس سے پلٹنا چاہیں تو ایک گردن (غلام یا باندی) کا آزاد کرنا لازم ہے قبل اس کے کہ وہ ایک دوسرے کو مس کریں، تمہیں اس بات کی نصیحت کی جاتی ہے، اور اللہ ان کاموں سے خوب آگاہ ہے جو تم کرتے ہو۔ پھر جسے (غلام یا باندی) میسر نہ ہو تو دو ماہ متواتر روزے رکھنا (لازم ہے) قبل اس کے کہ وہ ایک دوسرے کو مس کریں، پھر جو شخص اس کی (بھی) طاقت نہ رکھے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا (لازم ہے)، یہ اس لئے کہ تم اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان رکھو۔ اور یہ اللہ کی (مقرر کردہ) حدود ہیں، اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔''

درج بالا آیات میں روزہ کے کفارہ کے احکامات ذکر کیئے گئے ہیں:

1۔ غلام آزاد کرنا

2۔ دوماہ کے متواتر روزے رکھنا

3۔ ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانا

مذکورہ احکام میں سے دو کا تعلق سماجی تخفیف غربت اور انسانی جان کی حفاظت وسہولت کے ساتھ جو کہ دین اسلام کے سماجی فلاح وبہبود کے تصور کو اجاگر کرتا ہے۔

یمین لغو کے کفارہ میں بھی اللہ رب العزت نے سماجی فلاح وبہبود کا حکم دیا۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

''لا يؤاخذكم الله باللغو في أيمانكم ولكن يؤاخذكم بما عقدتم الأيمان فكفارته إطعام عشرة مساكين من أوسط ما تطعمون أهليكم أو كسوتهم أو تحرير رقبةٍ فمن لم يجد فصيام ثلاثة أيامٍ ذلك كفارة أيمانكم إذا حلفتم واحفظوا أيمانكم كذلك يبين الله لكم آياته لعلكم تشكرون۔'' (13)

''اللہ تمہاری بے مقصد (اور غیر سنجیدہ) قسموں میں تمہاری گرفت نہیں فرماتا لیکن تمہاری ان (سنجیدہ) قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنہیں تم (ارادی طور پر) مضبوط کرلو، (اگر تم ایسی قسم کو توڑ ڈالو) تو اس کا کفارہ دس مسکینوں کو اوسط (درجہ کا) کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا (اسی طرح) ان (مسکینوں) کو کپڑے دینا ہے یا ایک گردن (یعنی غلام یا باندی کو) آزاد کرنا ہے، پھر جسے (یہ سب کچھ) میسر نہ ہو تو تین دن روزہ رکھنا ہے۔ یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم کھالو (اور پھر توڑ بیٹھو)، اور اپنی قسموں کی حفاظت کیا کرو، اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیتیں خوب واضح فرماتا ہے تاکہ تم (اس کے احکام کی اطاعت کرکے) شکر گزار بن جاؤ۔''

ذکر کردہ آیات میں بھی یمین لغو کے کفارہ کے حوالے سے سماجی فلاح وبہبود کے تناظر میں احکامات کو بیان کیا گیا:

1۔ دس مسکینوں کو اوسط (درجہ کا) کھانا کھلانا اپنے گھر والوں کی مثل

2۔ دس مساکین کو کپڑے دینا

3۔ غلام آزاد کروانا

یہ تینوں احکامات معاشرہ میں موجود بھوک، ننگ اور شخصی غلامی کو مٹانے کے لیے ہیں جو کہ سماجی فلاح وبہبود کی ضمانت ہیں۔

مصارف زکوۃ میں سماجی بہبود

معاشرتی فلاح وبہبود دین اسلام کا منشور ہے لہذا اسی سماجی بہبود کے پیش نظر اس کا نظام زکوۃ وکفارات اور انفاق فی سبیل اللہ معاشرتی فلاح میں کلیدی کردار ادا کر رہا ہے۔ زکوۃ جو کہ دین اسلام کا ایک رکن ہے اور جس کا انکار دین اسلام کا انکار ہے اس کے مصارف کو قرآن کریم نے یوں ذکر کیا:

''إنما الصدقات للفقراء والمساكين والعاملين عليها والمؤلفة قلوبهم وفي الرقاب والغارمين وفي سبيل الله وابن السبيل فريضة من الله والله عليم حكيم-'' (14)

''بیشک صدقات(زکوٰۃ) محض غریبوں اور محتاجوں اوران کی وصولی پر مقرر کئے گئے کارکنوں اورایسے لوگوں کے لئے ہیں جن کے دلوں میں اسلام کی الفت پیدا کرنا مقصود ہواور(مزید یہ کہ)انسانی گردنوں کو(غلامی کی زندگی سے)آزاد کرانے میں اور قرض داروں کے بوجھ اتارنے میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں پر(زکوٰۃ کا خرچ کیا جانا حق ہے)۔یہ(سب)اللہ کی طرف سے فرض کیا گیاہے،اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والاہے۔''

مذکورہ آیت مبارکہ میں جن آٹھ مصارف کو بیان کیا گیاان سب کا تعلق معاشرہ کے ضرورت مند طبقات سے ہے:

1. فقراء
2. مساکین
3. عاملین زکوٰۃ(زکوٰۃ اکٹھی کرنے والے)
4. مؤلفۃ القلوب
5. غلام کی آزادی
6. مقروض
7. فی سبیل اللہ
8. مسافر

درج بالا مصارف زکوۃ معاشرہ کے محروم طبقات ہیں جو کہ نہایت محتاج اور معاشی کفالت کے حقدار ہیں چنانچہ ثابت ہوا کہ دین اسلام کا رکن زکوۃ ہے ہی سماجی فلاح وبہبود کے لیے اور یہی بہبود کا تصور ہے جو دین اسلام کے ماتھے کا جھومر ہے۔

سماجی فلاح وبہبود کا مقصود رضائے الٰہی ہونا

قرآن وسنت میں جہاں جہاں مخلوق خدا کی خدمت کرنے کا حکم دیا گیاہے وہیں اس کا مقصود دنیاوی نمود ونمائش اور جاہ ومنصب کی طلب کو قرار نہیں دیا گیابلکہ معاشرتی بہبود اور نیکی کا مطلوب رضائے الٰہی کو قرار دیا گیاہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:

''ويطعمون الطعام على حبه مسكينا ويتيما وأسيرا- إنما نطعمكم لوجه الله لا نريد منكم جزاء ولا شكورا- إنا نخاف من ربنا يوما عبوسا قمطريرا-''(15)

''اور(اپنا) کھانا اللہ کی محبت میں(خود اس کی طلب وحاجت ہونے کے باوجود ایثارا)محتاج کو اور یتیم کو اور قیدی کو کھلا دیتے ہیں۔(اور کہتے ہیں کہ)ہم تو محض اللہ کی رضا کے لئے تمہیں کھلا رہے ہیں،نہ تم سے کسی بدلہ کے خواست گار ہیں اور نہ شکر گزاری کے(خواہش مند)ہیں۔ہمیں

تو اپنے رب سے اس دن کا خوف رہتا ہے جو (چہروں کو) نہایت سیاہ (اور) بد نما کر دینے والا ہے۔"

مذکورہ آیت کریمہ میں بھی محروم سماجی طبقات کو کھانا کھلانے کا ذکر کیا گیا ہے جیسا کہ ارشاد ہے:

1۔ مسکین

2۔ یتیم

3۔ قیدی

ان تین نادار و مفلس اور ضرورت مند طبقات کو کھانا کھلانے کے حکم کے بعد اللہ رب العزت نے مؤمنین کی اس خوبی کو بیان کیا کہ اس خدمت خلق سے ان کا مقصود صرف اور صرف رضائے الٰہی کا حصول ہے جبکہ وہ کسی دنیادار سے نہ کسی بدلہ کی خواہش رکھتے ہیں اور نہ کسی شکر گزاری کی چنانچہ دین اسلام میں سماجی فلاح و بہبود کا مقصود رضائے الٰہی ہے۔

سیرت واحادیث رسول ﷺ میں سماجی فلاح و بہبود کا تصور

رسول مکرم محمد ﷺ کی بعثت ہی رشد و ہدایت کے لیے ہے چنانچہ آپ ﷺ کی ذات مبارک جامع صفات و کمالات سے متصف ہے جس سے ہر انسان راہنمائی حاصل کرتا ہے اور یہی رسول اللہ ﷺ کی اطاعت نجات کا راستہ ہے۔ آپ ﷺ کی اتباع سیرت کے متعلق ارشاد ربانی ہے:

"لقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة لمن كان يرجو الله واليوم الآخر وذكر الله كثيرا"[16]

"فی الحقیقت تمہارے لئے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات) میں نہایت ہی حسین نمونہٗ (حیات) ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ (سے ملنے) کی اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا ہے۔"

ذکر کردہ آیت میں آپ ﷺ کی سیرت مطہرہ کو نہایت ہی حسین نمونہ قرار دیا گیا ہے لہذا ذیل میں سیرت مطہرہ میں سماجی فلاح و بہبود کے آثار کو بیان کیا جاتا ہے۔

سماجی فلاح و بہبود کے لیے مواخات مدینہ

معاشرہ میں ضرورت مند افراد کی رعایت اور اعانت کے لیے مواخات قائم کرنا سنت رسول ﷺ ہے۔ آپ ﷺ جب مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے مہاجرین اور انصار کو ایک دوسرے کا بھائی بھائی بنا دیا تاکہ مہاجرین صحابہ کی تکالیف، مشکلات، احساسات اور نامساعد حالات کو ایک خوشگوار سماجی فلاحی تعلق میں بدل دیا جائے۔ یہ مواخات کثیر المقاصد تھی اس کے سیاسی، سماجی، معاشرتی اور معاشی و جذباتی پہلو تھے۔

مواخات کی فلاحی نوعیت پر روشنی ڈالتے ہوئے ڈاکٹر نصیر احمد لکھتے ہیں:

"معیشت کی بنیاد مواخات پر رکھی گئی تھی۔ مواخات کا مطلب یہ ہے کہ سب مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ لہذا انہیں معاشی زندگی اسطرح گزارنی

چاہیے جس طرح ایک صالح کنبے کے افراد کو اخوت و مساوات کے اصول پر گزارنی چاہیے۔"[17]

تاریخ انسانیت میں پہلی معاشی مواخات کے قیام کی طرح نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو بھائی چارہ کے بندھن میں بندھے رہنے کی یوں تلقین کی:

"المسلم أخو المسلم"[18]

"مسلمان مسلمان کا بھائی ہے."

مواخات مدینہ کی یہ بے مثال سنت رہتی دنیا تک سماجی فلاح و بہبود کا منشور رہے گی اور انسانیت کو باہم مدد و اعانت پر ابھارتی رہے گی۔

سماجی بہبود کے رفاہی منصوبہ جات کے لیے ارشاد نبوی ﷺ

نبی کریم ﷺ انسانیت کی خدمت کے سب سے بڑے علمبردار ہیں جنہوں نے اپنی ساری زندگی ضرورت مندوں کی حاجات کو پورا کرنے میں صرف کردی اور آپ ﷺ نے اپنی امت کو بھی خدمت انسانیت کی غرض سے ارشاد فرمایا:

"عن أنس، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: سبع يجري للعبد أجرهن من بعد موته وهو في قبره: من علم علما ، أو كرى نهرا ، أو حفر بئرا ، أو غرس نخلا ، أو بنى مسجدا ، أو ورث مصحفا ، أو ترك ولدا يستغفر له بعد موته. "[19]

"حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے لئے اس کی موت کے بعد بھی سات اعمال کا اجر جاری رہتا ہے۔ جس نے کسی کو علم سکھایا، نہر کھدوا کر جاری کروائی، پانی کا کنواں بنوایا، درخت لگوایا، مسجد بنوائی، قرآن مجید کو میراث بنایا، پنے پیچھے نیک اولاد چھوڑی جو اس کی وفات کے بعد اس کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہے۔"

درج بالا حدیث مبارکہ میں جن سات چیزوں کا اجر انسان کی موت کے بعد بھی جاری رہنے کی خوشخبری سنائی گئی ہے ان ساتوں کا تعلق سماجی فلاح و بہبود کے ساتھ ہے گویا نبی کریم ﷺ نے سماجی بہبود کے لیے مسلمانوں کو رفاہی منصوبہ جات لگانے اور اس پر اجر حاصل کرنے پر ابھارا۔

سماجی کارکن کا سب سے افضل ہونا

اسلام دنیا کا وہ واحد مذہب ہے جو سراپا خیر و رحمت ہے، حسن سلوک، خیر خواہی سے عبارت ہے دوسروں کے ساتھ اچھا برتاؤ اور مخلوق خدا کی خدمت اس کا طرۂ امتیاز ہے یہی وجہ ہے کہ اس دین کو رحمت، اس کے خدا کو رحمن و رحیم، اور اس دین کے نبی کو رحمۃ اللعالمین کہا گیا ہے۔

اسلام میں احترام انسانیت اور خلق خدا کے ساتھ ہمدردی و غمخواری، رفع حرج، دفع مصیبت کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے کلام اللہ اور احادیث مبارکہ میں جگہ جگہ خدمت انسانیت کو بہترین اخلاق اور عظیم عبادت قرار دیا ہے چنانچہ حدیث مبارکہ میں ارشاد ہے:

"عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم : خير الناس أنفعهم للناس."[20]

"حضرت جابر سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سے بہترین وہ ہے جو لوگوں کو سب سے زیادہ نفع پہنچانے والا ہو۔"

ذکر کردہ حدیث حقوق العباد کی ادائیگی اور اس کی صلہ میں ملنے والے مقام ومرتبہ کو بیان کررہی ہے لہذا ضرورت مند فقراء، مساکین اور محتاجوں کو روٹی، کپڑا، مکان مہیا کرنااوران کے جذبات واحساسات کا خیال رکھنا بلاشبہ بارگاہ الٰہی میں باعث اجر وثواب ہے۔

معاشرتی ترقی اور مؤمنین کی باہمی محبت کے متعلق ارشاد نبوی ﷺ

دین اسلام جس کی عمارت باہمی خیر وبھلائی اور نیکی وتقوی میں تعاون پر کھڑی ہے اسی مسلم معاشرے کی اجتماعی بہبود کی غرض سے آپ ﷺ نے مؤمنین کے درمیان باہمی الفت ومودت کے متعلق ارشاد فرمایا:

''عن النعمان بن بشيرٍ، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: مثل المؤمنين في توادهم، وتراحمهم، وتعاطفهم مثل الجسد إذا اشتكى منه عضو تداعى له سائر الجسد بالسهر والحمى-''[21]

''حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان والوں کی آپس کی محبت، رحم دلی اور شفقت کی مثال ایک انسانی جسم جیسی ہے کہ اگر جسم کا کوئی حصہ تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے تو (وہ تکلیف صرف اسی حصہ میں منحصر نہیں رہتی، بلکہ اس سے) پورا جسم متأثر ہوتا ہے، پورا جسم جاگتا ہے اور بخار وبے خوابی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔''

مؤمنین کا باہمی تعلق ایک جسم کی مانند ہے جس میں اگر عالم مغرب میں کسی جگہ کسی مسلمان کو تکلیف پہنچے تو عالم مشرق میں موجود مسلمان بھائی بھی اس کے درد کو نہ صرف محسوس کرتا ہے بلکہ اس کی مدد کے لیے بھی اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ دین اسلام کی یہی تعلیم وحکم ہے جو مسلم معاشرے کی بہبود اور مضبوطی کے لیے کلیدی حیثیت رکھتی ہے

کروناوائرس کی وباء میں سماجی بہبود کے عملی مظاہر

کروناوائرس نے جہاں دہشت وخوف، بھوک، ننگ، افلاس، بیروزگاری کی ایک انمٹ داستان کو جنم دیا ہے وہیں روئے زمین پر سماجی فلاح وبہبود کے لیے باہم مددوتعاون کی فکر وتصور کو بھی پروان چڑھایا ہے لہذا زیر نظر سطور میں بین الاقوامی وقومی سطح پر ہونے والے سماجی بہبود کے اقدامات کو بیان کیا جائے گا۔

عالمی سطح پر بین الممالک اور مالیاتی ادارہ جاتی سطح پر سماجی بہبود کے اقدامات

کروناوائرس ایک عالمگیر وباء کی صورت اختیار کر چکا ہے ان حالات میں بین الاقوامی سطح پر حکومتوں اور عالمی مالیاتی اداروں نے اس وباء کے خاتمے کے لیے فنڈز کی فراہمی اور تیسرے درجے کے مقروض ممالک کے لیے قرضوں کی ادائیگی میں مہلت جیسے اقدامات اٹھائے ہیں جنہیں ذیل میں ذکر کیا جارہا ہے۔

جی20 ممالک کی طرف سے قرضوں کی وصولی معطل کرنا

جی20 ممالک (دنیا کی بڑی معیشت والے بیس ممالک) نے مقروض ممالک کے لیے قرض ادائیگیوں کو کچھ عرصہ کے مؤخر کر دیا ہے:

''عالمگیر وباء کروناوائرس سے دنیا بھر میں پیدا ہونے والے معاشی بحران کے تناظر میں جی 20 ممالک نے اہم اقدام اٹھایا اور مقروض

ممالک سے قرض وصولی معطل کرنے کی توثیق کردی۔ جی 20 ممالک کی جانب سے قرض ادائیگی معطلی کی مدت 12 مہینے ہوگی۔ اس اقدام سے مقروض ممالک کو ریلیف ملے گا۔ جن ممالک کے لیے قرضوں میں ریلیف کا اعلان کیا گیا ہے ان میں افغانستان، برکینافاسو، سینٹرل افریقن ریپبلک، چاڈ، کوموروس، کانگو، گیمبیا، لائبیریا، مڈغاسکر، موزمبیق، جزائر سلیمان، تاجکستان، یمن، نیپال اور ہیٹی بھی شامل ہیں۔ ان ریلیف ممالک میں تقریباً تمام افریقی ممالک کو شامل کیا گیا ہے۔"[22]

آئی ایم ایف (عالمی مالیاتی بینک) کا قرض ادائیگی میں سہولت دینا

اسی طرح آئی ایم ایف (عالمی مالیاتی بینک) نے بھی مقروض ممالک کے لیے قرضوں کی ادائیگی میں سہولت اور تاخیر کا اعلان کیا ہے:

‘‘In 2020, the IMF, in which the United States is the largest shareholder, provided financial assistance to 83 countries and debt service relief to 29 countries during the COVID-19 pandemic. ’’(23)

"گزشتہ سال آئی ایم ایف نے (جس میں امریکہ سب سے بڑا حصہ دار ہے) 2020ء میں کووڈ-19 عالمی وبا کے دوران 83 ممالک کو مالی مدد فراہم کی اور 29 ممالک کو قرضوں کی ادائیگیوں میں سہولتیں دیں۔"

کروناوائرس کی وباء نے انسانی زندگی کو ان گنت خطرات سے دوچار کیا تو دنیا بھر کے امیر ممالک اور عالمی مالیاتی بینک سمیت دیگر اداروں نے سماجی بہبود کے پیش نظر قرض کی ادائیگی میں سہولت اور مالی امداد جیسے اقدامات اٹھائے جو کہ بین الاقوامی سطح پر سماجی بہبود کی عملی کاوش ہے۔

بین المالک سماجی صحت کے اقدامات

کرونا وباء کے دوران کے انسانی صحت کے تحفظ اور سلامتی کے لیے ممالک نے ایک دوسرے کو طبّی امداد دی تاکہ زیادہ سے زیادہ انسانی جانوں کو تحفظ فراہم کیا جاسکے جیسا کہ چین نے پاکستان کو ویکسین فراہم کی ہے:

"چین کی سرکاری دواساز کمپنی کی تیار کردہ ویکسین سائنوفارم کی پانچ لاکھ خوراکیں چین کی جانب سے پاکستان کو عطیہ کی گئی ہیں۔"[24]

اسی طرح پاکستان نے امریکی افواج کے لیے حفاظتی لباس اور دیگر طبّی سامان کا ایک جہاز بطور امداد روانہ کیا جسے امریکی حکومت نے وصول کیا:

"امریکہ میں تعینات پاکستان کے سفیر اسد خان نے ٹوئٹر پر پیغام دیا کہ 'آج افواج پاکستان نے کووڈ 19 کی عالمی وبا کے دوران ایک طیارے میں لدا ہوا پی پی ای امریکی فوج کو دوستی اور اظہار یکجہتی کے طور پر تحفتاً پیش کیا۔ سینئر امریکی اہلکار ہماری ٹیم کے ساتھ اینڈریوز ہوائی اڈے پر سامان کو وصول کرنے کی تقریب میں شامل ہوئے'۔"[25]

پاکستانی سماج کی بہبود کے حکومتی اقدامات

ریاست عوام کے حقوق کی ادائیگی میں ماں جیسا کردار ادا کرتی ہے چنانچہ کروناوائرس کے باعث پیدا ہونے والے نامساعد حالات میں حکومت پاکستان نے بھی عوام کی صحت اور جان کے تحفظ کے ساتھ معاشی و معاشرتی مسائل کے حل کے لیے بھرپور کردار ادا کیا جنہیں اختصار کے ساتھ یہاں ذکر کیا جاتا ہے:

1۔ "مزدور طبقے کے لیے 200 ارب روپے مختص
2۔ غریب خاندانوں کیلیئے 150 ارب روپے مختص، 3 ہزار روپے فی گھرانہ دینے کا اعلان
3۔ پناہ گاہوں میں توسیع
4۔ یوٹیلٹی اسٹورز کیلیئے 50 ارب روپے کا پیکج
5۔ گندم کی دستیابی یقینی بنانے کیلیئے 280 ارب کا پیکج
6۔ پیٹرولیم مصنوعات میں فی لیٹر 15 روپے کمی کا اعلان
7۔ بجلی/گیس کے بل 3 ماہ کی اقساط میں ادا کرنے کا ریلیف
8۔ میڈیکل ورکرز کیلیئے 50 ارب روپے مختص
9۔ اشیائے خوردونوش پر ٹیکسز میں کمی
10۔ ایمرجنسی صورتحال کیلیئے 100 ارب روپے مختص
11۔ نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ کیلیئے 25 ارب روپے مختص۔"(26)

مذکورہ بالا تمام اقدامات حکومت پاکستان نے کروناوائرس کے باعث پیدا شدہ معاشی و معاشرتی مشکلات کو کم کرنے اور سماجی و فلاحی بہبود کے لیے انجام دیئے ہیں۔

پاکستان سٹیٹ بینک کی جانب سے سماجی بہبود کے اقدامات

کووڈ 19 عالمی سطح پر انسانی زندگی کو چیلنج اور معاشی سرگرمیوں پر منفی اثرات مرتب کر رہا ہے۔ حکومتوں کے ساتھ ساتھ مرکزی بینک بھی مذکورہ صورت حال سے منسلک چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے غیر معمولی اقدامات کر رہے ہیں۔ پاکستان بھی اس صورت حال سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ اسٹیٹ بینک نے عوام کی سلامتی، تحفظ اور معاشی اثرات سے نمٹنے کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں جو ذیل میں مختصراً درج کیے جا رہے ہیں:

1۔ "روزگار میں اعانت اور کارکنوں کی برطرفی روکنے کے لیے اسٹیٹ بینک کی ری فنانس اسکیم
2۔ وزیراعظم کا کوروناوائرس ریلیف فنڈ 2020ء
3۔ گھرانوں، کاروباری اداروں اور ری فنانس اسکیموں کے لیے ریلیف پیکیج
4۔ وائرس پر قابو پانے کے لیے شعبہ صحت کے ساتھ تعاون
5۔ ڈیجیٹل ادائیگیوں کو فروغ دینا
6۔ درآمد کنندگان اور برآمد کنندگان کے لیے قرضوں کی شرائط میں نرمی

7۔ بینکوں کی جانب سے جراثیم سے پاک کرنسی نوٹوں کی فراہمی۔"(27)

یہ تمام عملی اقدامات ہیں جو سٹیٹ بینک آف پاکستان نے معاشرتی فلاح و بہبود کی غرض پاکستانی قوم کے لیے اٹھائے ہیں تاکہ اس وباء کے ماحول میں عوام کی زندگیوں کو آسان بنایا جاسکے۔

طلباء کی بہبود کے لیے فیسز میں رعایت

لاک ڈاؤن کی وجہ سے غربت و بیروزگاری کی جو نئی لہر اٹھی ہے اس میں جو طبقہ سب سے زیادہ متاثر ہوا وہ یقینا طلباء ہیں جنہیں اپنے تعلیمی اخراجات کی ادائیگی میں حد درجہ مشکلات درپیش ہیں ان حالات میں پنجاب یونیورسٹی نے فیسز میں کمی کا اعلان کیا

پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر نیاز احمد نے طلباء کی فیسز میں رعایت کے احکامات جاری کیئے:

''LAHORE: (Tuesday, June 23, 2020): Punjab University Vice Chancellor Prof Niaz Ahmad has announced that PU would not charge any fee from students under some fee heads during COVID 19. Dr Niaz Ahmad has said that PU would continue its pro-student policies and will not charge any medical, transport, library, sports and hostel fee except tuition fee during the period of online classes''.(28)

"پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر نیاز احمد نے اعلان کیا کہ کروناوائرس کے دوران طلبہ نے دیگر سہولتوں سے استفادہ نہیں کیا اس لیے ٹیوشن فیس کے سوا باقی تمام فیسیں معاف کر دی گئی ہیں۔ڈاکٹر نیاز احمد نے مزید کہا کہ جامعہ پنجاب طلبہ کے فائدے کے لیے ایسی پالیسیاں جاری رکھے گی اور طلبہ سے سوائے ٹیوشن فیس کے میڈیکل،ٹرانسپورٹ،لائبریری، کھیل اور ہاسٹل کے اخراجات وصول نہیں کیے جائیں گے۔"

اسی طرح دیگر اداروں اور سکولز میں بھی لاک ڈاؤن کے دوران فیسز میں کمی کے ساتھ ساتھ ان کی ادائیگی میں بھی تاخیر کی سہولت دی گئی تاکہ معاشرہ کی بہبود کو زیادہ سے زیادہ ممکن بنایا جاسکے۔

سماجی بہبود کے لیے معاشرہ وفلاحی تنظیمات کا کردار

گزشتہ سال کروناوائرس نے سماجی و معاشرتی ترقی کا پہیہ جام کر کے رکھ دیا ہے۔ہر طرف بیروزگاری و غربت اور انسانی صحت و سلامتی کے مسائل ہی مسائل نے جنم لے لیا ہے ان حالات میں پاکستانی معاشرہ میں سماجی فلاح و بہبود کی غرض اپنے مدد آپ کے تحت ایثار و قربانی، ہمدردی و بھائی چارہ کی بے مثال داستانیں رقم کی ہیں۔

1۔ کروناوائرس کے دوران جب کاروبار اور تعلیمی ادارے بند کر کے گھروں میں رہنے کا ریاستی حکم دیا گیا تو ان حالات میں تھلیسمیا کے بچوں کو جو خون لگتا تھا وہ بھی ناپید ہونے لگا تو یوں ایک نئے انسانی بحران نے جنم لے لیا چنانچہ اس وقت پاکستان کی ایک مذہبی تنظیم دعوت اسلامی نے خون کے عطیات جمع کرنے شروع کیے:

"دعوت اسلامی کے ترجمان مولانا عبدالحبیب عطاری نے موجودہ لاک ڈاؤن میں دعوت اسلامی ویلفیئر ٹرسٹ کے تحت انسانیت کی خدمات

کے بارے میں آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ تھیلیسیمیا کے مریض بچوں کے لئے ہسپتالوں میں دستیاب خون کی کمی کا معاملہ بھی سامنے آیا دعوت اسلامی کے امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری نے دعوت اسلامی ٹرسٹ کو خون کے عطیات جمع تھیلیسیمیا اور دیگر مریضوں تک پہنچانے کا کہا جس پر دعوت اسلامی نے ملک بھر میں 209 بلڈ کیمپ لگائے، جہاں دعوت اسلامی کے کارکنوں 17542 بلڈ بیگز جمع کر کے مریضوں تک پہنچادیئے گئے۔"[29]

یہ ہے پاکستانی قوم کا معاشرتی فلاح وبہبود کا رویہ کہ جس میں ہر انسان کو اپنی صحت کی فکر لاحق ہے تو وہیں عوام نے مریض بچوں کے لیے خون کے عطیات جمع کروائے۔

2۔ الخدمت فاؤنڈیشن نے بھی لاک ڈاؤن کے دوران پاکستانی عوام کی معاشی مشکلات کو کم کرنے کے لیے اپنی توانائیاں صرف کی ہیں:

"الخدمت پاکستان کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر راشد قریشی نے بتایا کہ کراچی میں تقریبا 5 لاکھ سے زائد راشن بیگ تقسیم کیے گئے، اس کے علاوہ ماسک طبّی عملے کے لیے مخصوص کپڑے، دستانے، فیس شیلڈ اور دیگر سامان مہیا کیا گیا اس وقت کورونا کی دوسری لہر کا آغاز ہو چکا ہے متاثرین کو سب سے زیادہ آکسیجن کی ضرورت ہے، کورونا کی دوسری لہر کی وجہ سے متاثرین کو چیسٹ انفیکشن اور سانس لینے میں مشکلات کا سامنا ہے جس کے لیے ہم بلا معاوضہ متاثرین کو آکسیجن مہیا کر رہے ہیں اور اسپتالوں میں بھی کورونا وارڈز میں لوگوں کی مدد کی جارہی ہے۔"[30]

3۔ اسی طرح چھیپا فاؤنڈیش، ایدھی فاؤنڈیشن، سیلانی ویلفیئر فاؤنڈیشن، منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن وغیرہ نے سماجی بہبود کی غرض سے راشن بیگز کی تقسیم، طبّی سامان کی ترسیل وتقسیم وغیرہ کے کاموں کو انجام دیا۔

مذکورہ بالا بحث سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچی کہ پاکستانی قوم نے سماجی فلاح وبہبود کی غرض سے رفاہی کاموں میں بھرپور حصہ لیا ہے اور کرونا وائرس کی وباء کے معاشی ومعاشرتی اثرات کو کم کرنے میں مدد فراہم کی۔

خلاصہ بحث

ذکر کردہ قرآن وسنت سے سماجی فلاح وبہبود کے دلائل، جدید ذرائع ابلاغ سے کروناوائرس وباء کے اثرات اور سماجی بہبود کے عملی مظاہر سے خلاصتاً اہم نکات درج کیئے جاتے ہیں:

1۔ کروناوائرس کی تباہ کاریاں خطرناک حد تک جاری وساری ہیں جس سے کروڑوں لوگ متاثر اور لاکھوں لوگ جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔

2۔ قرآن کریم میں فقراء، مساکین، یتامیٰ، مقروض، مسافر، غلام، محتاج اور دیگر ضرورت مند لوگوں کی فلاح وبہبود کا نہ صرف حکم دیا گیا ہے بلکہ اس کے اجر کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

3۔ نبی کریم ﷺ محافظ و خادم انسانیت ہیں اور اس سے بھی بڑھ کر آپ ﷺ انسانی حقوق کے علمبردار بن کر تشریف

لائے۔ آپ ﷺ نے رفاہ عامہ کے منصوبہ جات لگانے، سماجی خدمت گزاروں کی افضیلت، سماجی بہبود کے لیے معاشی مواخات قائم کرنے کے احکامات ارشاد فرمائے۔

4. کروناوائرس کی وباء میں سماجی فلاح وبہبود کی غرض سے بین الا قوامی سطح پر عالمی مالیاتی، بینک، جی 20 ممالک، نے مقروض ممالک سے قرضوں کی وصولی میں تاخیر و سہولت اور چین، پاکستان جیسے ممالک نے انسانی صحت اور جان کے تحفظ کے لیے ایک دوسرے سے خاطر خواہ تعاون کیا ہے۔

5. پاکستانی قوم نے من حیث القوم کروناوائرس کی وباء کے معاشی ومعاشرتی اثرات کو کم کرنے کے لیے ضرورت مندوں میں راشن بیگز کی تقسیم، ماسک، ہینڈ سینی ٹائزرز، ہسپتالوں کو آکسیجن کی فراہمی اور دیگر طبّی سامان کی فراہمی کے لیے بھرپور خدمت سرانجام دی ہیں۔

6. کروناوائرس کی وباء جہاں ایک طرف آزمائش اور مصیبت کا روپ ہے تو وہیں اس کی وجہ سے دنیا بھر میں سماجی وفلاحی بہبود کے تصور نے بھی جنم لیا اور تعلیم وصحت کے شعبہ جات میں بطور خاص باہم تعاون کی اہمیت نے زور پکڑا ہے۔

حوالہ جات

---

(1) https://covid19.who.int/tab accessed on 22th March 2021 at 9am

(2) https://coronavirus.jhu.edu/map.html accessed on 22th March 2021 at 10am

(3) https://covid.gov.pk/ accessed on 22th March 2021 at 10am

(4) https://timesofindia.indiatimes.com/readersblog/myfantasies/impact-of-covid-19-on-society-and-environment-25587/ accessed on 24th March 2021 at 4pm

(5) فیروزالدین، مولوی، فیروزاللغات، لاہور، فیروزسنز، س۔ن، ص430

(6) ابن منظور، افریقی، لسان العرب، بیروت، دار صادر، 1990ء، ج4، ص547

(7) دہلوی، سید احمد، مولوی، فرہنگ آصفیہ، لاہور، اردو سائنس بورڈ، 2010، ج2، ص430

(8) البقرۃ، 177/2

(9) المائدۃ، 2/5

(10) البقرۃ، 148/2

(11) طبری، أبو جعفر محمد بن جریر بن یزید، جامع البیان في تأویل القرآن، مؤسسۃ الرسالۃ، 2004ء، ج3، ص196

(12) المجادلۃ، 4،3/58

(13) المائدۃ، 89/5

(14) التوبۃ، 60/9

(15) الدھر، 8،9،10/76

(16) الاحزاب، 21/33

(17)نصیر احمد ناصر،پیغمبر اعظم،لاہور،فیروز سنز،1990ء،ص496

(18) البخاري، محمد بن إسماعيل، (2002م). الجامع الصحيح،باب: باب لا يظلم المسلم المسلم ولا يسلمه،بيروت، دارابن كثير،2002م،ج:3ص:128،رقم 2442

(19)البزار،ابو بكر احمد بن عمرو بن عبد الخالق،مسند البزار،بيروت،دار صادر،الجز13،قتادة عن أنس،رقم الحديث 7289،ص 484

(20)القضاعی، محمد بن سلامة بن جعفر أبو عبد الله،مسند الشهاب،الجزء الثاني، بيروت،مؤسسة الرسالة،باب:خير الناس أنفعهم للناس،رقم الحديث 1234

(21) مسلم،أبو الحسين مسلم بن الحجاج القشيري،الصحيح،بيرو،دار إحياء التراث العربي،1998م،باب تراحم المؤمنين و تعاطفهم: ج:4،ص:1999،رقم الحديث 2586

(22) https://urdu.arynews.tv/worldwide-economic-crisis-from-corona-major-move-by-g20-countries/ accessed on 22th March 2021 at 7am

(23) https://share.america.gov/us-partners-support-global-covid-19-economic-recovery/ accessed on 22th March 2021 at 2pm

(24) https://www.bbc.com/urdu/pakistan-55883466 accessed on 22th March 2021 at 3pm

(25) https://www.bbc.com/urdu/pakistan-52773354 accessed on 22th March 2021 at 4pm

(26) https://www.dawnnews.tv/news/1123453 accessed on 22th March 2021 at 6pm

(27) https://www.sbp.org.pk/Urdu/corona.asp accessed on 22th March 2021 at 7pm

(28) http://www.pu.edu.pk/home/section/exam/10705 accessed on 22th March 2021 at 8pm

(29) https://jang.com.pk/news/765710 accessed on 22th March 2021 at 9pm

(30) https://www.express.pk/story/2122837/1/ accessed on 22th March 2021 at 7am

References

(1) https://covid19.who.int/tab accessed on 22th March 2021 at 9am
(2) https://coronavirus.jhu.edu/map.html accessed on 22th March 2021 at 10am
(3) https://covid.gov.pk/ accessed on 22th March 2021 at 10am
(4)https://timesofindia.indiatimes.com/readersblog/myfantasies/impact-of-covid-19-on-society-and-environment-25587/ accessed on 24th March 2021 at 4pm
(5)Feeruz ud Din,Mulvi,Feeruz ul Lughat ,Lahore,Feeroz suns s:430
(6)Ibn e Manzoor, Ifriqi,Lisan ul Arab,Beroot ,Dar e Sadir,j4,s,547
Dhalvi,Syed,Ahmad,Molvi,Frahng e Asifa,Lahore,Urdu Science,bord,2010,j,2,s 430
7-Al Baqarah,177
8.Al- Maidah,2
9.Al- Baqarah,148
10.Tabri,Abu Jafar Muhammad bin Jarir bin Yazeed,Jama al Biyab fi Taveel Quran ,Moosa al Risala 2004,j3,s 196
11.Al Mujadilah,3,4
12.Al Maida,89
13.At-Tawbah ,60
14.Ad-Dahr,8,9,10
15.Al-Ahzab,21
16.Naseer Ahmad Nasir,Phegmber Azam,Lahore ,Ferooz suns,1990,s496
17.Al-Bukhari ,Muhammad bin Ismil,Al-jaame ,Al-Sahi,2002,S 128
18.Al Bazar,abu Bakar Ahmad bin Umar bin Abdul ul Khaliq ,Musnid Al Bazar,Beroot,Dar Sadar,S 484
19.Al Qadhei,Muhammad bin Slamah bin Jafar abu Abdullah ,Musnid al Shuhab S 123

20.Muslim ,Abu al Hassan Muslim bin Al Hajjaj al Qushare ,Al- Sahi,1999,S542
21.https://urdu.arynews.tv/worldwide-economic-crisis-from-corona-major-move-by-22.g20-countries/ accessed on 22th March 2021 at 7am
23.https://share.america.gov/us-partners-support-global-covid-19-economic-recovery/ accessed on 22th March 2021 at 2pm
24.https://www.bbc.com/urdu/pakistan-55883466 accessed on 22th March 2021 at 3pm
25.https://www.bbc.com/urdu/pakistan-52773354 accessed on 22th March 2021 at 4pm
26. https://www.dawnnews.tv/news/1123453 accessed on 22th March 2021 at 6pm
27.https://www.sbp.org.pk/Urdu/corona.asp accessed on 22th March 2021 at 7pm
28. http://www.pu.edu.pk/home/section/exam/10705 accessed on 22th March 2021 at 8pm
29.https://jang.com.pk/news/765710 accessed on 22th March 2021 at 9pm
30.https://www.express.pk/story/2122837/1/ accessed on 22th March 2021 at 7am